شبنم رومانی

کیا تیرا بگڑتا

ہر انسان اپنے آپ میں ایک بڑا عظم ہے۔ اب یہ اس کی صلاحیت پر ہے کہ وہ اس بڑا عظم کے کتنے علاقوں کو، کس حد تک اور کتنی جلد دریافت کرپاتا ہے۔ مجنوں اور نیاز کو شاعر اور افسانہ نگار ہونے کے باوجود نقاد ہونا تھا، سو وہ جلد ہی "افسانہ وافسوں" سے دست کش ہوکر تنقید کی طرف آگئے۔ کچھ یہی احوال اسرار ناروی کا ہوا۔ پہلے انہوں نے شاعری کی صورت میں اپنی لطافت کو تلاش کیا پھر فکشن کی شکل میں اپنی تخلیقی پُراسراریت کو، شاعری کی، پھر نثر لکھی اور نثر میں انہوں نے اپنے نام کی پوری رعایت رکھی، یعنی پُراسرار کہانیاں لکھیں، ناول لکھے اور دلچسپ کردار تخلیق کیے ایسے کردار جو زندہ جاوید ہوگئے۔ لندن کی گلیوں میں اب بھی شرلاک ہومز کا پتا پوچھنے والے مل جاتے ہیں! کرنل فریدی اور کیپٹن فریدی بھی کسی نہ کسی فوج میں، کہیں نہ کہیں ضرور ہوں گے۔

اسرار ناروی اچانک ابن صفی کیسے ہوگئے۔ یہ خود دریافتی کا معاملہ بھی ہے اور تحلیلِ نفسی کا مسئلہ بھی۔ بہرحال ہوئے اور ایسے ہوئے کہ اسرار ناروی کو کوئی نہیں جانتا، ابنِ صفی کو سب جانتے ہیں، یہاں تک کہ مجنوں گورکھپوری بھی!

ایک دن مجنوں صاحب نے ابن صفی کو بلایا۔ ابن صفی بڑے خوش کہ مجنوں جیسے عظیم المرتبت ادیب و نقاد نے ان کو یاد کیا ہے۔ گئے تو ڈانٹ پڑی۔ "تم بہت نالائق ہو۔ تم کو اللہ نے یہ اعزاز دیا کہ تم کو لاکھوں افراد پڑھتے ہیں اور تم سب کی زبان خراب کررہے ہو۔ جگہ جگہ لکھتے ہو۔" وہ تشوش کُن نظروں سے

دیکھ رہا تھا۔ "ارے بھئی یہ "تشویش کُن" کیا ترکیب ہوئی؟ ابن صفی پہلے تو سٹپٹائے' پھر بولے۔ "مجھ کو تو اس بات پر فخر ہے کہ آپ بھی میری کتاب پڑھتے ہیں۔ میں آیندہ زبان کا زیادہ خیال رکھوں گا۔"

میں نے یہ واقعہ سنا تو حیرت ہوئی پوچھا۔ "جناب! آپ ابن صفی کے ناول بھی پڑھتے ہیں؟" مجنوں صاحب پہلے زیرِلب مسکرائے پھر سنجیدگی سے بولے۔ "میاں' جب تھک جاتا ہوں تو ٹریش پڑھتا ہوں۔ اخبار کے جس ٹکڑے میں سودا بندھ کر آتا ہے' وہ بھی پڑھتا ہوں۔" پھر کچھ سوچ کر فرمایا "مگر ٹریش کا مطلب وہ نہیں ہے جو لوگ عام طور سمجھتے ہیں' یہ ایسی دلچسپ تحریروں کو کہتے ہیں جو بے مقصد ہوں مگر تفریح مہیا کرتی ہوں۔ ویسے ابن صفی کا ناول اپنے آپ کو پڑھوا لینے کی صلاحیت رکھتا ہے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔"

ابن صفی کے بعض ابتدائی ناول میں نے بھی دلچسپی سے پڑھے ہیں۔ اس کی کوئی کتاب ایک بار شروع کیجئے تو ختم کیے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ پھر اس نے جو کردار تخلیق کیے' ان کو ان کے تشخص کے ساتھ زندہ رکھا۔ وہ جاسوسی کہانیوں کا ایک رجحان ساز ادیب تھا۔ اس کی نقل کی گئی' اس کے نام کی بھی نقل کی گئی' اس کے ناولوں کو قزاقی کا نشانہ بنایا گیا اور اس کے کرداروں کو اغوا کیا گیا۔ یہ ایک المیہ ہے لیکن یہی اس کی بڑائی اور اس کے کمال فن کا ثبوت بھی ہے۔

اسرار ناروی یا ابن صفی سے میری کبھی بالمشافہ ملاقات نہیں ہوئی مگر اس کا اَن دیکھا چہرہ بھی اپنے مانوس خدوخال کے ساتھ میری نظروں کے سامنے ہے۔ وہ بلا کا ذہین تھا۔ شدّت ذہانت کبھی کبھی پاگل پن سے بھی تعبیر کی جاتی ہے! افسوس کہ اس کے ہاں امکانات کا جو ایک جہان دیگر تھا' اس کو پوری طرح فتح کئے بغیر وہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔

کیا تیرا بگڑتا جو نہ مرتا کوئی دن اور